© rasailojaraid.com

شیخ محمد علی الحرکان چل بسے

شیخ محمد علی الحرکان سیکرٹری جنرل رابطہ عالم اسلامی ۱۷ رجون ۱۹۸۳ء جمعۃ المبارک کی صبح جدہ کے نیشنل گارڈ کے ہسپتال میں رحلت فرما گئے ۔ اس موقع پر ہم آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات کے مطابق صرف یہ کلمات دہرا سکتے ہیں: ان للہ ما اخذ، ولہ ما اعطی، وکل شیئ عندہ باجل مسمی، وانا للہ وانا الیہ راجعون ۔

(اللہ ہی کا مال ہے جو اس نے لے لیا، اور اسی کی امانت ہے جو اس نے دی تھی، اور ہر چیز کے لیے اس کے ہاں ایک مدت مقرر ہے اور ہم سب انسان اللہ ہی کا مال ہیں اور ہم سب اسی کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں) ۔

شیخ حرکان مرحوم سعودی عرب کی ایک بزرگ اور صاحب علم شخصیت تھے اور سعودی عرب کے ان معدودے چند لوگوں میں سے تھے جنہوں نے زندگی بھر اسلام کی خدمت کو اپنا وظیفہ بنائے رکھا۔ رابطہ عالم اسلامی کے سیکرٹری جنرل ہونے کی حیثیت سے موصوف دنیا کے اسلامی حلقوں میں بڑی شہرت حاصل کر چکے تھے ۔ انہوں نے دنیا کے تمام براعظموں میں مسلسل دورے کیے، خود بھی رابطہ کے زیر اہتمام جگہ جگہ کانفرنسیں منعقد کیں اور دوسری منعقد ہونے والی کانفرنسوں میں بھی شمولیت کر کے اسلامی دعوت کو پیش کیا۔ ان کی زندگی کا یہ دور اس قدر گہما گہمی، حرکت مسلسل اور ہمہ گیر جدوجہد کا دور رہا ہے کہ انسان یہ دیکھ کر ششدر رہ جاتا ہے کہ ستر برس کے لگ بھگ کے انسان کو قدرت نے کس درجہ غیر معمولی قوت ارادی، جذبہ ایمانی اور تحمل و برداشت کی صفت سے بہرہ وافر عطا کیا ہے ۔ حقیقت یہ ہے کہ اس بارے میں وہ نوجوانوں کو ورطۂ حیرت میں ڈالتے رہے ۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

شیخ حرکان ۱۳۳۲ھ (مطابق ۱۹۱۴ء) میں مدینۃ الرسول صلی اللہ علیہ وسلم میں پیدا ہوئے۔ اپنی ابتدائی تعلیم انہوں نے مسجد نبوی میں حاصل کی۔ اُس دور میں مسجد نبوی میں مختلف علماء نے اپنے اپنے حلقہ ہائے درس قائم کر رکھے تھے جن میں وہ علومِ قرآن اور حدیث و فقہ کی تعلیم دیتے تھے۔ شیخ حرکان مرحوم نے بھی اس وقت کے نمایاں علماء و فقہاء سے اکتسابِ علم کیا۔ مسجد نبوی کی اسی تعلیم کا اثر تھا کہ مرحوم اپنے مخصوص مسلک کی پابندی کے باوجود اختلافی مسائل میں بڑے وسیع الظرف تھے۔ تحصیلِ علم کے بعد موصوف سلکِ قضا سے منسلک ہوگئے اور مختلف مقامات پر قضا کے فرائض سرانجام دیتے رہے۔ اور پھر تھوڑے سے عرصہ کے بعد جدّہ کے ہائی کورٹ میں پہلے جج مقرر ہوئے اور پھر چیف جج بنا دیئے گئے۔ مجموعی طور پر وہ اس عدالت میں تقریباً پندرہ سال رہے۔ اپنے اخلاص و سادگی، بے لوثی و بے خوفی اور علم و بصیرت کی بدولت موصوف نے اپنی عدلیہ کی حدود میں (جو جدّہ سے رابغ تک تھیں) عدل و انصاف اور امن و امان کے استحکام میں قابلِ قدر کردار انجام دیا۔ اسلامی قانون کے نفاذ کی کامیابی کا ایک بڑا اور اہم سبب خود قاضی کی عدل گستری، پاکیزہ دامنی اور حکمت و دانش ہوتا ہے۔ شیخ حرکان نے اپنے ان اوصاف کی بدولت اسلام کے روایتی عدل و انصاف کی یاد تازہ کر دی۔ موصوف کے دور میں جدّہ ہائی کورٹ کی حدود میں امن و امان کا یہ حال تھا کہ خود موصوف نے ایک بار بتایا تھا کہ ۱۵ سال کی مدت میں انہوں نے صرف دو چوروں کے ہاتھ کاٹے ہیں اور ایک یا دو بار قصاص کی سزا نافذ کی ہے۔

شاہ فیصل مرحوم کے عہد میں جب سعودی عرب میں پہلی بار وزارتِ عدل کا قیام عمل میں آیا تو شیخ محمد علی الحرکان ہی سعودی عرب کے سب سے پہلے وزیرِ عدل نامزد ہوئے۔ یہاں بھی ان کی سادگی پسند طبیعت اور ملنساری میں کوئی فرق نہ آیا۔ ۱۹۷۵ء سے موصوف رابطہ عالمِ اسلامی کے سیکرٹری جنرل منتخب ہوئے۔ یہ کام ان کے اسلامی ذوق اور جذبۂ خدمتِ دین کے عین مطابق تھا۔ چنانچہ انہوں نے پیرانہ سالی کے باوجود بڑے شوق و ذوق اور انہماک و اہتمام کے ساتھ اُسے سرانجام دیا۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

وہ تین بڑے اداروں کے سربراہ تھے۔ ایک رابطہ عالم اسلامی کے سیکرٹری جنرل، دوسرے اعلیٰ عالمی مجلس برائے مساجد کے سیکرٹری جنرل اور تیسرے فقہ اکیڈمی کے سرپرست۔ ان تینوں اداروں کو انہوں نے نہ صرف متحرک رکھا بلکہ ان کے اثرات اور دائرۂ کار میں غیر معمولی اضافہ کیا اور دنیا کے کونے کونے تک انہیں متعارف و مقبول بنانے کی کوشش کی۔

مرحوم سے ہمارا پہلی بار بالمشافہ تعارف دسمبر ۱۹۶۰ء میں ریاض میں ہوا۔ اُس وقت مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودیؒ رحمۃ اللہ علیہ شاہ سعود مرحوم کی دعوت پر مدینہ منورہ میں ایک اسلامی یونیورسٹی کے قیام کی اسکیم لے کر گئے تھے۔ اس یونیورسٹی کا ابتدائی خاکہ تیار کرنے کے لیے حکومتِ سعودیہ کی طرف سے جو سہ رکنی کمیٹی بنائی گئی تھی وہ مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودی رحمۃ اللہ علیہ، شیخ محمد علی الحرکان اور مولانا ابوالحسن علی ندوی پر مشتمل تھی۔ مولانا ابوالحسن علی ندوی کمیٹی کے اجلاسوں میں شریک نہ ہو سکے تھے۔ اس لیے صرف دو حضرات نے اسکیم کے خاکے پر غور و خوض کیا۔ ایک مولانا مودودی مرحوم جنہوں نے بنیادی خاکہ وضع کیا تھا۔ اور دوسرے شیخ محمد علی الحرکان۔ یہ خاکہ بعد میں سعودی عرب کے مفتی اعظم مرحوم شیخ محمد بن ابراہیم کے ذریعہ سعودی حکومت کو پیش کیا گیا۔ شیخ محمد علی الحرکان مرحوم کے ساتھ یہ پہلی ملاقات اس قدر ٹھوس اور دیرپا ثابت ہوئی کہ وہ جب تک دنیا میں رہے مولانا مودودی رحمۃ اللہ علیہ کی دعوت اور تحریکِ اسلامی کے قائدا ور کارکنوں کے ساتھ غیر معمولی دلچسپی کا ثبوت دیتے رہے، بلکہ مولانا مرحوم نے یورپ اور افریقہ میں اشاعتِ اسلام کے جو منصوبے بنائے تھے، اور جو بحمد اللہ اب بڑی کامیابی کے ساتھ چل رہے ہیں، شیخ ان کی سرپرستی فرماتے رہے۔ تحریک اسلامی پاکستان کے ساتھ انہیں جو قلبی تعلق تھا اُس کا اظہار اس سے ہوتا ہے کہ انہوں نے اپنی وفات سے دو روز قبل اپنے بعض عیادت کرنے والے ساتھیوں سے جماعت اسلامی پاکستان اور جناب میاں طفیل محمد کی خیریت اور حالات دریافت کرتے رہے۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

اللہ تعالیٰ مرحوم کی نیکیوں کو قبول فرمائے اور انہیں اپنی آغوشِ رحمت میں جگہ دے۔ ہم اس موقع پر رابطۂ عالمی اسلامی کے کارکنوں اور ذمہ دار حضرات سے قلبی تعزیت کا اظہار کرتے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ سے دُعا کرتے ہیں کہ وہ اِس ادارے کو اسلام کی خدمت کے لیے زیادہ سے زیادہ توفیق دے اور اس کے کارپردازوں اور کارکنوں کے اندر اخلاص وللّٰہیت کا وہ بہرہ وافر پیدا فرمائے کہ یہ ادارہ دُنیا کے اندر اسلام کے فروغ اور مسلمانوں کی تقویت کا حقیقی ذریعہ بن جائے۔

احتیاط

ترجمان القرآن میں ضرورتِ استدلال کے لیے آیات و احادیث شائع ہوتی رہتی ہیں۔ قارئین سے گذارش ہے کہ جن اوراق پر آیات و احادیث ہوں اُن کا خاص احترام ملحوظ رکھیں تاکہ بے ادبی نہ ہونے پائے۔

(ادارہ)

ضروری اطلاع

خط و کتابت کرتے وقت خریداری نمبر ضرور تحریر فرمائیں۔

(ادارہ)

© rasailojaraid.com